78994- سگھے بھائی کے علاوہ کسی اور بھائی کو زکاۃ دینا

سوال

میرے سگھے بھائیوں کے علاوہ میرے والد کی جانب سے دوسری ماں سے بھی بھائی ہیں اور والد فوت ہو چکے ہیں، انہیں مال کی ضرورت ہے کیا میں اپنا فطرانہ انہیں دے سکتا ہوں ؟

پسندیدہ جواب

فطرانہ فقراء اور مساکین کو دیا جاتا ہے، کیونکہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث میں وارد ہے :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرانہ فرض کیا، یہ روزے دار کے بے ہودہ اور غلط کام سے پاکی اور مسکینوں کے لیے کھانے کا باعث ہے"

سنن ابوداود حدیث نمبر (1609) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1827) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الترغیب حدیث نمبر (1085) میں حسن قرار دیا ہے.

اور ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہ بھی تھا کہ آپ اس فطرانہ کو مساکین کے لیے مخصوص کرتے تھے " انتہی

دیکھیں : زاد المعاد (21/2).

جب یہ فیصل شدہ بات ہے تو آپ کو علم ہونا چاہیے کہ قریبی رشتہ دار جو فقیر و تنگ دست بھی ہو وہ دوسرے سے زیادہ زکاۃ کا مستحق ہے.

لیکن کسی کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ ایسے شخص کو زکاۃ کا مال دے جس کا خرچ اس کے ذمہ ہو.

آپ پر واجب ہے کہ آپ جب ان کی وارث بن سکتے ہیں تو پھر آپ کے لیے جائز نہیں کہ انہیں زکاۃ ادا کریں، اور اگر ان کے وارث نہیں یعنی ان کی وراثت میں آپ کا کوئی حق نہیں تو پھر انہیں زکاۃ دینے میں کوئی حرج نہیں.

اور آپ کے ذمہ ان کے اخراجات اور خرچ اس صورت میں واجب ہو گا جب آپ کے پاس اپنی اور اپنے اہل و عیال کی ضرورت سے زیادہ مال ہو، اگر آپ کے پاس اتنا مال نہیں تو آپ پر ان کا خرچ واجب نہیں ہے، کیونکہ آپ کے پاس استطاعت نہیں، اور اس حالت میں آپ کے لیے انہیں زکاۃ ادا کرنا جائز ہے چاہے آپ اس کے وارث بھی ہوں.

مزید آپ سوال نمبر (106540) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.